REGISTERED No A 783



جلد ۵ نمبر ۱۴

مضامین غمر

جمعہ ۱۶ اپریل ۱۹۲۳ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۴۱ھ

مسدس مرثیہ اسپ

حضرت دُنیا میں موت اور زندگی کا ساتھ ہے۔ شادی کے ہاتھ میں ماتم کا ہاتھ ہے۔ یہی رفتار دنیا ہے کبھی خزان ہے کبھی بہار ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے ایک قدردان خصلت دوست نے حاتم کی گور پر لات جھاڑی۔ [illegible] سے تجارت کی [illegible] اسباب جاہ و حشم میں گھوڑے کی [illegible] اس طرح فرمائی کہ ایک ڈگا حشری کمری کہنہ لنگ [illegible] جنگ کم خور شب کور [illegible] رہوار مول لیا۔ سودا نے اپنے قصیدے میں مبالغہ سے کام لیا ہے مگر بندہ درگاہ نے وہی حال اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے

فاقوں سے ہنہنانے کی طاقت نہیں اسے
گھوڑی کو دیکھ دیکھ کے ..... ہے بار بار

ظاہر ہے کہ ایسے رہوار کو موت کا ہم عنان ہونا چاہیے تھا آخر قابض ارواح اجل کی باگ ڈور لیے گرگری کا تو بڑا دکھاتا آیا اور ملک عدم کے کانجی ہوس لے کے چل دیا۔ یہ سانحہ شیعہ کانفرنس کے مشہور ڈونٹ کے انتقال سے کم نہ تھا لہذا دین جانب نے لگے ہاتھوں ایک مرثیہ لکھ ڈالا۔

دنیا سے ایک دوست کا گھوڑا گزر گیا | دے کے عیال رو کے کہ رہوار مر گیا
افسوس آج تھان کو ویران کر گیا | داغ فراق دے کے ہمیں وہ کدھر گیا
کس سے کہوں میں جاکے بھلا اپنے درد کو
لوگو کہاں سے پاؤں میں اب غازی مرد کو

راوی نے اسطرح سے یہ نسخہ میں لکھا | تھا وہ بزرگی میں خر دجال کا بچہ
وہ چال ڈھال اسکی کہ خچر بھی ہو فدا | اسکی ہنہک سے بہت تنگ تھی ہوا
مثل فرس ریاح کی صورت سعادتی
آنتوں کی جنبش اسکے لیے تازیانہ تھی

رہوار میں ثبات قدم کی صفت یہ تھی | تلواریں کھانے سے بھی نہ پیچھے ہٹا کبھی
آگے جو گولہ توپ کا جنبش نہ ہو قدی | یا کب کو لے کے رن میں نہ جائے وہ جیتے جی
سنتے ہیں جو اُنکا لید کا مہینہ ہو گیا
جلاب اچھی لے کے سوئے عدم خیمہ ہو گیا

خاقان کی تھی جنبش نزاکت کی انتہا | وہ پیلے پیلے دانت کہ گھانس سے خوشنما
جتنی رگیں تھیں سب تھیں نمایاں جلد جلد | تھے مثل چوب خشک نزاکت میں دست و پا

نکلی جو روح جسم سے اس بے مثال کے
بندر کی طرح رہ گیا کھیسیں نکال کے

تھا واقعی وہ اسپ نزاکت میں | وہ دُبلا پتلا منحنی گھوڑے کا جسم زار
اڑ جاتا اگر ہوا پہ ہوتا صبا کو بار | اک پھونک مارنے سے بھی ہوتا تھا بیقرار
جتنی رگیں تھیں جلد پہ سب تنکا تھیں
جو ہڈیاں تھیں اسپ کی شمع مزار تھیں

گاندھی کے حکم سے ہوا گاڑھے کا جب چلن | رکھا بچا کے پر غم کے یہ اسپ خشک تن
رکھواے ہاتھ پیر میں [illegible] اسکا ہمکین | ہوتا تھا جب سوار کوئی باندھ کر کفن
کہتے تھے سب ظریف یہ دور جہان ہوا
گھوڑا چلا کہ اسپ سودیسی روان ہوا

تھا انتہا کا اُس میں بزرگی کا یہ اثر | لیتے تھے لوگ نعل غرض اسکے پھیر کر
گر پڑتا تھا جو کھا کے وہ ٹھوکر زمین پر | سجدے سے پھر اٹھاتا تھا مشکل سے اپنا سر
پھرتے تھے عیادت بیمار آتے تھے
کرگس برائے خدمت رہوار آتے تھے

رستہ میں گر کے میر گرا جیتا ہے کم نہ تھا | فاقوں کے مارے اٹھنے کا بالکل نہ دم تھا
پیشی ہوئی تھی تم سے نجات درم نہ تھا | دنیا میں اسکا مثل اسی کی قسم نہ تھا
بیچارہ بے زبان تھا سیدھا تھا نیک تھا
اسکے علاوہ صبر و قناعت میں ایک تھا

تکلیف فاقوں جو سہی دانہ گھانس کی | تھی کیفیت یہ بھوک سے اس بدحواس کی
باقی رکھی نہ کھیتوں میں پتی کپاس کی | بیچارے مفلسوں کی زراعت بھی ناس کی
افشائے راز مالک و سائیس کر دیا
گھوڑے نے کانجی ہوس کو ممتاز کر دیا

فاقوں کے صدمے سہتا تھا وہ لیکن ہزار ہا | باندھے تھے اپنے پیٹ پہ پتھر ہزار ہا
آتے تھے کاٹھی دیکھ کے چکر ہزار ہا | اڑتا تھا جب گرتا تھا [illegible] ہزار ہا
لیکن قدم نہ اٹھتے تھے اس راہوار کے
پیچھے بچھڑ وہ دیتا تھا اپنے سوار کے

ہوگا نہ ایسا اسپ کوئی اس جہان میں | جبتک کہ جان باقی رہی اسکی جان میں
کچھ کھایا دھوکے سے نہ کبھی اپنے تھان میں | مالک سے مرتے دم کہا اپنی زبان میں
بہر سانہ [illegible] مرا سن لو یہ غور سے
بعد فنا بچانا چماروں کے جور سے

اس اسپ باصفات کے مرنے کا ماجرا | راوی نے یوں رسالہ مجھ میں یوں لکھا
اسپ ملک شمائل عدم سیر سیدھا | گویا سیند قابض ارواح ہو گیا
پہلے اجل کے ساتھ عدم کو روانہ ہے
دُم کی کشش خود اسکی اسے تازیانہ ہے

ساقی پیوں میں چائے کے عوض کیا یہ زہر دے — بہتر ہے کہ ہاتھی بھر پور کو جانے دے
لیشن نوابان کے قصے سنائے دے — بہر گزک پکا کے مجھے تلے پاپے دے
لا جلد کیتلی ترے قربان ساقیا
خالی پڑے ہوں دیر سے فنجان ساقیا

مجھ پر بھی اور تیرے ساتھ ہی میں خدا — جو دیر سے ہے منتظر پیسنے کا
کیا خوب چائے بوہی میں لیشن کو دے گیا — لیکن شکر نہیں نہ ہے دودھ کا
خالی ہے چائے انڈا نہ بسکٹ نہ کیک ہے
کنجوس تو ہزاروں میں لاکھوں میں ایک ہے

بر جا ہے اس میں کو میں گویا زبان کروں — اس غازی مرد کی میں بیان داستان کروں
پھر سب پہ آشکار وہ راز نہان کروں — دشت سخن میں سپ طبیعت رواں کروں
چابک قلم کا لیکے جو کمیت اڑاؤں میں
کاغذ پہ اسکے کاوے اشہرن دکھاؤں میں

ان ساقیا اڑائے جو فنجان بیشمار — گرما جسم دل کو ہوا جاکے اب قرار
بس اب بیان کرتا ہوں پھر حال زار — جتنے مرض تھے اسکے تھے سب یار و غمگسار
رہتی تھی اسکی پیٹھ ہمیشہ لگی ہوئی
تھیں کھیاں بجائے دوا کے بسی ہوئی

رو کر بلو بلیک کے آنسو بصد الم — کرتا ہے اب کمیت قلم اس طرح رقم
کیونکر میں کھینچوں پیر مغان تصویر روز غم — سیدان غم میں مرا اٹھتا نہیں قدم
کس طرح سے الم نہ ہو اسکے فراق کا
ظاہر میں تھا کو کھتیا یہ نطفہ عراق کا

اب سنئے کس طرح سے ہوا دفن وہ ہوا — میت اٹھانے آئے میں کچھ جنگلی کچھ جار
چلے زمین میں کھود کے اک نیچے سے غار — لاشہ کو اس میں ڈالدیا کر کے دم مار
لو سو گوار و سب یہ خاک ہوگیا
جھگڑا جو دانہ گھاس کا تھا پاک ہوگیا

مالک کے میں یہ مجھ کو ترا داغ ہائے — گل کر گیا ہے گھر کا یہ میرے چراغ ہائے
دے کر کہاں گیا مجھے فرقت کا داغ ہائے — قابو میں دست و پا ہیں نہ دل ہے دماغ ہائے
خود تو گزر گیا مجھے بے یار کر گیا
افسوس زندگی مری بیکار کر گیا

سب جمع ہو گئے تھے وہاں پیر اور جوان — لڑکوں کے بین سنکے یہ با حالت فغان
تم کو قضا نے آج کیا خاک میں نہان — مٹی کے یہ چار کہاں اور تم کہاں

اودھ پنچ سنہ ۱۹۲۲ء

جو اب اپنی پیٹھ پہ مجھ کو چڑھائے کون
دور جہان کی طرح سے در در پھرائے کون

شب کو سوار کرتے ہیں ہو کر ہوائی ہے — کیسی جگہ ہر ایک کے دل میں بنائی ہے
پر سے کو دیکھ فوج گردون کی یہ آئی ہے — کوون کی نوحہ خوانی نے آفت مچائی ہے
کیا دکھ تھا یاں عدم کو جو تیار ہو گئے
کیوں آپ اپنی جان سے بیزار ہو گئے

جمع ہوا کے بوم بولے کہ ہوا دار الوداع — اے میرے خوشخصال وہ دھر عدار الوداع
اے عاقبت کش غریب وفادار الوداع — اے لڑکوں کے قافلہ سالار الوداع
برسوں سے رات دن تجھے لکھنؤ رہا کہ میں
لیکن نہان حضور ہوئے جاکے خاک میں

رو کو فریس تو سن سالار کی اب کلام — بیچین ہو رہے ہیں بہت سامعین تمام
وہ اسپ خوشخصال فلک سیر خوش خرام — کیا نام کر گیا ہے زمانے میں با کلام
لیڈر بھی اپنی قوم کا وہ خوشخصال تھا
اپنے گروہ میں وہ عدیم المثال تھا

راقم
ٹریس
بقلم
س۔ ج

زبان حال مرغ دیرک

بر رہائی سعد زاغلول پاشا

آتا ہے مراد کر جو بھرے سے چمن میں — اک آگ سی لگ جاتی ہے صیاد کے تن میں
بلبل نہ چہک مجلس مرغان چمن میں — دشمن بھی تو بیٹھے ہیں نہیں اہل وطن میں
صیاد اسیران قفس کو نہ رہا کر — پھر زمزمہ پرداز ہی ہو نگے چمن میں
گلشن یہ دل رہا ہے عاشق ہوں میں جسکا — کرتا ہے اگر ذبح تو کر ذبح چمن میں
نو دارے چلے خون عنادل کے لب نہر — آئی جو سواری مرے گلرو کی چمن میں
ظالم کے مظالم کا اثر ہے شفق سرخ — دھبہ ہے مرے خون کا یہ چرخ کہن میں
چمکے وہ ستاروں کی طرح سطح فلک پر — ناوک جو لگے آہ کے اس چرخ کہن میں
چالاک دغا باز ہے مکار ہے بد عہد — استاد عمر کا ہے وہ عیاری کے فن میں
ہے قیس کو لیلے کا ہمیں عشق وطن ہے — مجنوں کی طرح ہم بھی پھرا کرتے ہیں بن میں
دلکش ہے بت کاکل پیچوں سر عارض — مضمر ہے ہلاکت بھی یہی سانپ کے تن میں
مضموم ہے دلچسپ ہر اک شعر میں نشتر
اک بات نکلتی ہے ترے طرز سخن سے

راقم
ن۔ ش۔ جھالا واڑی از لکھنؤ

غـــزل

خدا کے واسطے اٹھ جائیے اب میرے بستر سے | بڑی سی جوں نکل آئی ہے صاحب آپکے سر سے
کسی سے آج کہہ دو ہم بچھونا کی تو ہیں عمری | مجھے کچھ شک سا ہوتا ہے تنگی آ ہو دو بستر سے
رقیب رو سیہ کرتا ہے ہر شب تیغ زنی سے | ستم ہے ایک بوسہ کے لیے ہم عمر بھر ترسے
شب وصلت جو تڑپا کے کسی کا ناز سہ سکتا | بچے وہ جو تڑپ بھی اور جواب میرے بستر سے
پہنچ جاتا ہے کوے یار تک پیتا ہی اعدا میں | دل بیتاب تیری میں کہیں ڈھکر ہے موڑ سے
جنوں کے جوش میں کچھ سر میں ایسی آگئی طاقت | در زندان ترے وحشی نے توڑا ایک ٹکر سے

سوال وصل سنتے ہی کبھی کا نام بھی نہ جا
ذرا سی بات پر اتنا خفا ہوتے ہو محشر سے

آغا محشر کانپوری

غزل از حافظ عالمگیر خان صاحب کیف شہو یا امام الشعرا

اودھر ہے شہنہ سا اپنی زمین کا - ادھر ہے چرخ ہر فلک نشین کا
مگر مکان سے پتہ کہیں کا - کہیں سے ملتا نہیں کہیں کا

اسی کے ہاتھوں عدم کو پہونچا - ہوا یہ جامہ اسی سے پورا
یہ کوس رحلت ہی کو بس نکلا - لباس ہستی کی آستین کا

جو اسکے ٹکڑے اڑا رہا ہوں - انھیں گلے سے لگا رہا ہوں
نیا گریبان بنا رہا ہوں - جنوں کے ہاتھوں سے آستین کا

جو بیجا بھی تھی بے حیائی - تو ظاہر آتے ہوے لجائی
جب اُن کی ہاں ہاں کو شرم آئی - تو جیس بلا نہیں نہیں کا

وفور گریہ نے آج لوٹ - ملا دیا چشم بے وفا کو
دکھا کے پانی کی چھا گلیں دو - شکار رکھیلا غزال چین کا

نشان بھی ہے کچھ کہ بے نشان ہوں - بنا دو لت بیخودی کہاں ہوں
عجب جگہ ہے کہ اب جہاں ہوں - نظر میں منظر نہیں دہن کا

کہیں نہیں کوئی اس سے باہر - اسی پہ کھاتا ہے چرخ چکر
حسین بھی مرتے ہیں اسی پر - وہ حسن دلکش ہے اس زمین کا

وہ صداقت کے رہبروں کا - یہی تو حامی ہوا ہر اک جا
جو پاؤں وہم و گمان کا پھسلا - تو ہاتھ ہو تھام دین یقین کا

مقام میں جا بجا یہ ظاہر - قیام ہوگا عدم میں آخر
وہیں پہونچتا ہے ہر مسافر - کرے ارادہ کوئی کہیں کا

یہی تو قائل نہیں خدا کے - یہ سچ ہے دیکھی ہیں گت بلا کے
وہ بیٹھ جاتے ہیں کسمسا کے - جہاں وہ اُٹھے کہ ہم نے پھینکا

یہ آوڑھنیا کی لے رہا ہے - اور اسکا وحشی سے بھی سوا ہے
یہاں ہی کو نیلا جس ہوا ہے - تمام جسم زرد رین کا

اودھر وہ ناسخ کی خوش کلامی - ادھر غضب قدر بلگرامی
ہے پختہ کاروں کے آگے خامی - جو کیفیت ہے نام اس زمین کا

مرسلہ نگین بھالا داری تلمیذ حضرت نیرنگ نظر

ترجیع بند انتخاب ممبری

مولانا پنچ - ایک نظم حاضر خدمت ہے - آپ جانیے یا دوں کا مقصود اصلی بیان حال ہے کسی ذات خاص پر حملہ کرنا اپنا شیوہ نہیں - اگر جناب کے قلم کار زنیہ کسی داڑھی کا تنکا بنے تو اُسے خود اپنے دل سے پوچھنا چاہیے کہ قصور کس کا ہے؟ ممکن ہے کہ لوگ اس نظم کے بعض حصص سے مشتعل لگائیں اور اس نظم کو ہجو ملی اُمت کی مذمت کا قصور وار ٹھہرائیں - ایسے معترضین کو فرنگی تعلیم مروجہ حال کا یہ کلیہ ہی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ خرافت ایک زائد بر ذات وصف ہے جو صاحب اس صفت سے متصف نہیں وہی ہمارے مخاطب صحیح ہیں خواہ وہ کسی طبقہ یا صنعت سے تعلق رکھتے ہوں - لہذا اس نظم سے ناراض ہوتے وقت اس کاغذی ٹوپی کو ہاتھ میں لیں اور آئینہ کے سامنے تشریف لے جائیں اگر میرا قدمیں پر ٹھیک بیٹھے تو جھلائیں ورنہ سر جھکائیں -

ہے ممبری دلیل طریق صواب کی | کنجی ہے نظم و نسق رعایا کے باب کی
اس میں ضرورتیں ہیں لیاقت آپ کی | جاگیر یہ نہیں کسی خانہ خراب کی
بینائی کور ہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

مرتے ہیں سفلے دسیہ کہ مل جائے ممبری | کرتے ہیں بوم و زاغ ہما کی برابری
اوڑھے لگے ملی جو حماقت کی خرقہ دری | خود مطلبی و خود غرضی کی ہے ممبری
بینائی کور ہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

ہے ممبری نظام ممالک کا جوڑ بند | پبلک کی حاجتوں کو یہ عہدہ ہے سودمند
ممبر جو ہو لیاقت ذاتی سے سربلند | کرتے ہیں اب تو جہل مرکب اسے پسند
بینائی کور ہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

آغاز کار بننے لگی فرد انتخاب | نا قابلوں میں پھیل گیا بیحد اضطراب
قسمت کسی کی پھوٹی ہوا کوئی کامیاب | آمادہ وغا ہوے اب شیخ و خاب
بینائی کور ہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

ہندوستانیوں میں ہیں پہلی اُڑانیں | باہم وہ خرشیاں وہ وہ لغگاریاں
کوڑوں کے گھٹے میں نکلی ہیں لگا دیئے | بگھی کی اور موٹروں کی وہ سواریاں

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

کنجڑے کبڑیے دھنیے جلاہے قصاب
تیلی تنبولی موچی کہاں ہیں کامیاب

ان پڑھ ہیں یا پڑھے ہوئے بے جواب
کونسل ہے ہر اک کی جاگیر انتخاب

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

جاتی ہے دوڑ دوڑ کے سالک آگے رند
سر پر چڑھائے جانے لگے بعد ازاں

گمرہی کا ہے قتال کے ساتھ ساتھ
آمد دست غیب کی ہر دل ہے مطمئن

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

ہوتی ہیں علم بندیاں یا لام بندیاں
ہیں پست تر علموں میں سر بلندیاں

خود داریاں یہاں ہیں یہاں خود پسندیاں
ہوتی ہیں بے وقوفیاں اور عقلمندیاں

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

دنیا کے کام ہر پیچ سانچے میں ڈھلتے ہیں
میونسپل میں تو ہے خلافت کے چلتے ہیں

دھرموں میں کانگریس کے قاعدے نکلتے ہیں
احکام گرگٹوں کی ہی رنگت بدلتے ہیں

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

ان روز میں ہر جگہ ہے قیامت بپا ہوئی
کھوتے ہیں انتخاب میں دولت بچی ہوئی

ہے دوڑ دھوپ کی عشرت شادی رچی ہوئی
خوشامد کرتے ہیں چوٹیں بچی ہوئی

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

بھائی ہے بھائی جنگ و جدل پر تلا ہوا
کرتا ہے ایک ایک پہ حملہ کھلا ہوا

ہے صاف ظرف غیرت قومی بھلا ہوا
شہرت میں انتخاب کے ہے سم گھلا ہوا

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

دسپے ہیں جان و مال کے عزت پہ حملہ ور
صورت میں آدمی ہیں خصائل میں جانور

دشمن دشمن اٹھے ہیں ہمک کے تم ایک ایک پر
ادبار بندیوں پہ ہے یہ قصہ مختصر

بینائی کو رہے نظر انتخاب کی
کیا ممبری کی سفلوں نے مٹی خراب کی

کول اتر بیرونچ

الفلاح

تبلیغ و دعوت کا وکیل، کتاب اللہ کا ترجمان، ایمان کا محافظ، مکارم اخلاق کا شیخ، اعمال کا مصلح، اعدائے دین کا سرکوب

ایک پانزدہ روزہ رسالہ،

زیر ادارہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر ہر مہینے کی پہلی اور سولہویں تاریخ کو شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ — ششماہی — نمونہ

للعہ — ۱۲ — ۳ر

المشتہر

منیجر رسالہ الفلاح، دفتر انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ایک نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں:-

سیہور میں ایک عورت نے انڈے دیئے

شب گذشتہ سیہور ریاست بھوپال میں ایک مسلمان عورت کے انڈے پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ مدت حمل زمانہ سے تجاوز کر گئی تھی۔ آثار حمل پورے طور پر نمایاں تھے وقت وضع حمل وہ تمام دشواریاں جو مستورات کو اٹھانی پڑتی ہیں پیش آئیں۔ انڈوں کی تعداد کا علم خدا کو ہوگا۔ اشتبعاد کیا گیا تو ڈیڑھ سیر کے قریب نکلے۔ انڈے سرخوں لئے کے آلو کے برابر تک ہیں۔

۱۰ مارچ ۱۹۳۰ء صدرالدین سرشار کسمنڈی چھاؤنی سیہور بھوپال

خبر معقول بھی ہے اور ضروری بھی۔ بافضل صاحب لوگوں کی رغبت و مہربانی کی بدولت مرغی کے انڈے ذرا گراں ہو گئے ہیں خصوصاً ہوٹلوں میں لہذا ہوٹل والوں کو اس انڈے دینے والی عورت سے ٹھیکے کی معاملت کرنی چاہیئے انسان اشرف المخلوقات ہے مرغی کے انڈوں سے انسان کے انڈے یقیناً مرجح ہیں۔ واقعی حضرت انسان کے لیے کوئی بات مشکل نہیں۔

مرکزی خلافت کمیٹی کے عقیدے کسی نجی غماز نے لکھوے۔ اسٹیشن علیگڑھ گزٹ اور بعض دیگر جرائد نے ان غماز صاحب کی رپورٹ شائع کی مولوی فضل الرحمن صاحب اڈیٹر العدل بانی پور نے بعنوان التماس ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں وہ ان غماز صاحب کے حرکات پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ذاتی اغراض کی کامیابی کی کوشش میں انسان انہدام عزت قومی کے جرم کا بھی اکثر مرتکب ہوتا ہے اور اس کا نام وہ ادبی صلاحیت کی رعایت سے "حق کا اعلان" رکھتا ہے۔ وہ سچائیاں جو جنگ کے دوران میں ارکان حرب کے ازہان و افکار میں آتی ہیں اور جن حقائق و واقعات کی بنا پر وہ جنگ کا نقشہ تیار کرتے ہیں اسکو دوران جنگ میں اگر کوئی رکن محکمہ حربی دشمن پر ظاہر کردے تو اسکا نام حق کا اعلان نہیں بلکہ قوم کی غداری ہے" ہم محترم اڈیٹر صاحب کی اس رائے سے متفق ہیں کہ کانوں کے کچے اور دل کے بودے جاہلوں سے بعض امور مخفی رکھے جاتے ہیں۔ مگر کوئی کسی کے دل میں بیٹھ نہیں سکتا۔ جو کام خلافت کمیٹی نے اپنے ذمے لیا ہے وہ قومی ہے اور افراد قوم سے بلا تمیز عام و خاص اسمیں مدد لیجاتی ہے لہذا اشتبعاد کے تمام کرنے سے بدگمانیاں ضرور پیدا ہوں گی۔

ایک صاحب چلے جاتے تھے راہ میں ایک سانپ بھاگتا ہوا ملا سانپ کے تعاقب میں بچھو کر ہے تھے انھوں نے بمقتضائے رحم آستین کی بانہی میں سانپ کو چھپا لیا اور بچھو کو جوتے کی ٹی سے مسل ڈالا یہ تمام کارروائی ماموں دیکھا کیے جب دشمن سے نجات مل گئی تو کہنے لگے، بھانجے تم نے میری جان بچائی ہے میں تمہارا منت گزار ہوں بمقتضائے احسان یہ ہے کہ جو کام



مسٹر پنچ:۔ الحمد للہ الذی سخر لنا ھذا۔ سوار ہو میاں سوار ہو!

صدر:۔ ہائے پھر وہی حماقت کی صدارت! پھر وہی تقریر!

کردن تمہارے شور سے کروں ۔ بے بوریا کہ بے
کانوں جو تم کو کل شکایت ہو"

یہ تھا سانپ اور غدار پرور شہ آدمی ۔ بھلا یہ
کاہے کو شور نہ لیتا ۔ اعلان حق ہو یا قومی غداری
ڈسنے والا ڈس چکا ۔ اور ایسے ہی مار آستین ...
مرکزی کمیٹی کی بابی میں ، ابھی باقی ہیں کچھ بڑ بلا
یہ موقع کے منتظر بیٹھے ہیں اگر کوئی علامت انکے
شناخت کی بھی آپ بتا دیجئے تو اچھا تھا ۔ دولت
کی جھنکار ہو اور مار خزانہ مار آستین نہ بنے ۔ یہ انہونی
ہوئی بات ہے ۔ دلیل مضبوط اور حساب پاک رکھیے
اور کالی توپ سے نہ ڈریے ۔

ایک صاحب ایں ایم حکیم فیض اللہ معلم حکمت
لیبورٹکلوی نے بنام جوہر روئی ایک آٹھ صفحہ کا رسالہ
شائع فرمایا ہے ۔ وجہ تالیف بھی عجیب و غریب ہے
فرماتے ہیں کہ ایک کافر سیرت زنانہ صورت نامرد
جہان گرد خبیث الباطن کی زبان سے کمترین نے
سُنا کہ داڑھی کو جاروب سے تشبیہ دی ۔ یہ کلمہ حضرت
مصنف کو ناگوار گزرا اور اس سُنت کی ضرورت پر
قلم فرسائی کی ٹھہرائی ۔ جس میں آپ کو داڑھی کے
فوائد لکھنے تو سائنس کی ذم تھامی ۔ اور داڑھی کو
کسی نہ کسی طرح کھینچ تان کے قوت ..... کی ترقی کا
آلہ بنا دیا ۔ داڑھی فضلہ بدن ہے جسم کی زمین پر
نباتات کی طرح اُگتی ہے اور جسم کے ناقص مواد
کو چوستی ہے ۔ عورتوں میں یہ فضلات ماہوار خارج
ہوتے رہتے ہیں اگر یہ خارج نہ ہوں تو بچے بننا
... قوت ہو جائیں ۔ اسی طرح اگر داڑھی پر ہر روز
استرا پھیرا جائے تو مرد مرد نہیں رہے گا ۔ مصنف
صاحب نے ہندوؤں اور عیسائیوں کی داڑھی
منڈوانے پر ضعف ..... کا الزام لگا کے
سکھوں کی ..... پرستی پر تان توڑی ہے اور فرماتے
ہیں "درحقیقت داڑھی کی برکت ہے جو قوت ...
ہے جس داڑھی منڈوانے والے کا حال تحقیق
کرو ضعف کا شاکی ہوگا" پھر ارشاد ہوتا ہے
کہ عورتوں کو ..... کا اُٹھا اُٹھانا گویا ..... کا بیچے

کی طرف میلان کرانا ہے .... مردوں کو
داڑھی کا رکھنا قوت .... کا باعث ہے ۔

بھئی واہ خادم الاطبا صاحب آپ کے قلم کے
مرچنے نے بھی کہاں کہاں کے بال چنے ہیں اور
سائنس کے محاسن کی کیا خوب موشگافی فرمائی ہے ۔
جس کافر سیرت زنانہ صورت نامرد (غالباً بعد
آزمائش) مسلمان نے کسی داڑھی کو جھاڑو سے
تشبیہ دی ہوگی اُس سے آپ نے یہ کیوں نہ کہا
کہ اگر داڑھی نہ ہوتی تو تیری پیدائش کیونکر ہوتی
ہندوستانی مسلمانوں کے بزرگ ضعف .....
سے بچنے کے لیے رکھتے تھے یا نہیں یہ تو معلم حکمت
صاحب جانیں ۔ ہمیں جہاں تک علم ہے وہ صرف
اسقدر کہ داڑھی سُنت نبوی ہے مسلمانوں کی
شریعت میں داڑھی منڈوانا قطعاً حرام و ناجائز
ہے ۔ یہ ایک تعبدی مسئلہ ہے اسکی فلسفی علت پر
استرا پھیرا ہوا ہے ۔ یہی داڑھی اگر ایمان کے ساتھ ہو
تو سبحان اللہ اور اگر بے ایمانی کی گھڑی کا جالا ہو
تو لاحول ولا دھوکے کی ٹٹی ہے ۔ بڑا نہ مانیے تو
عرض کروں کہ استرا پھیرنے سے بالوں کا نمو زیادہ
ہوتا ہے گھٹتا نہیں ۔ مطلقاً بال جب قوت .....
کے موجب ہیں تو سر کو چھیلا ہونا کسیر ہو تو انا بھی
اسی کلیہ کے ذیل میں شامل ہوگا ۔ اور دوسری
جگہوں کے بال لینا بھی علیٰ ہذا القیاس ۔ آپکے
اُلٹے پلٹے دلائل نے تو داڑھی کی عقلی ضرورت پر
واقعی جھاڑو پھیر دی ۔ ہر چند کہ ہندوستانی مردوں
کی داڑھیوں کے ساتھ آپ نے اُنکے تو سر جوانی
بھی خوب آزمائے ہیں لیکن آپ کا تجربہ آپکے
کلیہ کے خلاف ہے ۔

غالباً آپ کا قول اُس حکیم کے مقولہ سے ماخوذ
ہے جس نے آشوب چشم کے مریض کے انگوٹھوں پر
دم الاخوین اور صندل سرخ کی لیپ دی بندھوائی تھی
ایک خواجہ سرا صاحب نے سوال کیا کہ انگشت
بہرا با چشم چہ نسبت ؟ حکیم نے جواب دیا کہ وہی
نسبت ہے جو تمہارے آلات مردی کو تمہاری
داڑھی سے ہے ۔ یعنی تحت و فوق میں بھی ایک
نسبت ہے ایک کی تمیز سے دوسرے کی "تمیز"
وابستہ ہے ۔ خیر یہاں تک غنیمت ہے مگر معلم حکمت صاحب
داڑھی کے گھٹنے سے دوسری سنت کے اختتان کو بھی
پہ استدلال فرماتے ہیں جو ہرگز قابل تسلیم نہیں ہے ۔
لارڈ کرزن صاحب سے پوچھیے تو وہ بھی کبھی نہیں
(جنکی شادی کو پانچ ہی چار سال کا زمانہ گزرا ہے)
کسی عضو کا کٹوا ڈالنا اور بالوں کا منڈوا ڈالنا
برابر نہیں ہے ۔ البتہ دو ایک شبہ ہمیں بھی ہیں
اور اُنکا جواب آج تک ہمارا دل بھی نہ دے سکا
ایک تو یہ کہ بعض لمبی داڑھی والے چوک میں
کیوں گھومتے ہیں ؟ دوسرے یہ کہ یہاں کی
بازاری عورتوں کو داڑھی سے کیوں باپ دادے
کا بیر ہے ؟ ... قول جان صاحب سے

داڑھی کے منڈانے کو آمدہ ہو جو ...
زاہد نے کہا اچھا جو کچھ ہو رضا کی

تیسرے یہ کہ ایک مشہور مسلمان شاعر نے یہ کیوں
کہا ؟ ؎

ریش بادہ درسہ سوے ورزندان پوشے
نکرد و رساید آں بچہ دو خر گوشے

بہرحال اگر عالم فلسفۃ اللحیہ حضرت معلم الحکمت ایں
ایم فیض اللہ صرف اپنے اس ... کی گمگری
کروا ہیں اور نفاق کی نسبت دکھو ہیں ... شید
فرمائے ہر ایک کرزن خبیث ہندوستانی کے پاس
بھجوادیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہ تو کا ... قوت ...
... پہ رحم کرینگے اور داڑھی منڈوانے سے باز آجائیں گے
ہر چند کہ ہمارا تاکا داڑھی کے منشا سے حکمت کا خلاصہ
یہ ہے کہ زبردستی تانت باندھ کے نا مرد تارک اللذات
بن جاؤ اور غلام آفرینی سے بچو ۔ داڑھی منڈے
رفتہ رفتہ بآسانی تارک اللذات بنتے جاتے ہیں ۔
اور ہاں نہوگا بانس نہ بجے گی بانسلی ۔ اگر وہ
بالوں میں قوت مردانگی بندھی ہوئی ہے تو استرا
نہ سہی نورہ سہی ۔ بال خورہ ہی جان کا عذاب ہوگا ۔

سنتے ہیں کہ پرتھوی راج کے منہدم کوٹ سے سونے
کی مورتیاں برآمد ہوئی ہیں ۔ یارو جلدی جاؤ ...

دہلی اسٹ وار کیمپین وطن خاص کے کمال حساب کا ماہرین ورزیوں کا بھی شوار اور کوئی حیلہ گر گز دعوے کر بیٹھے کہ بنی اسرائیل کے منصوبہ جال کی فہرست میں یہ مورتیاں بھی شامل تھیں۔ لہٰذا بنی اسرائیل حضرت استعمال سے قبل طے ہوگیا اور یہ بھی علاج اصل میں پہلا سبق تھا۔

نمک بر جراحت

جارج شو سیمرزے صاحب نمک پر دوبارہ محصول لگانے کرنے کے بعد وہ دن گریں خواب تعبیریں دکھاتے ہیں کہ جانے نمک کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی پیاروں کے پیٹ میں۔ اس نمک سود جلنے سے مقصد یہ ہے کہ نئے محصول کا حاصل سبب اچھا ہے یعنی تعلیم میں ترقی ہوگی صنعت و حرفت میں ترقی ہوگی یہ ہوگا وہ ہوگا۔ اور اگر تم نے اس اصلاح کمیشن پر شبہ بنایا تو ہم کہیں گے کہ یہ بدنصیب ابھی سال ہی بھر کی ہوئی ہے وہ بھی چھکی سیٹھی پر زندگی بسر کر کے سال بھر کے بعد یہ مسئلہ پھر ہندوستانی مینڈکیوں کے سر پر نمک چھڑکے گا اس وقت ہم یہیں تو کچھ کہنا۔ بات نہایت معقول ہے تجربہ اسکا شاہد ہے کہ جو محصول عائد کیا گیا یا بڑھایا گیا وہ ہمیشہ گھٹانے ہی کے لیے بڑھایا گیا۔ رہی بدنصیبی تو جب تک آپ کے قدم مبارک یہاں ہیں اس وقت نمک ایسی چھوٹی ہزار بدنصیبیاں ہوں تو کیا پروا ہے

تم سلامت رہو محصول بڑھانے والے

کس کی مجال ہے جو نمک خوردن و نمکدان شکستن کا طعنہ دے سوتی تو ان کا ایک قانون تنسیخ قانون کا اختیار ہے پس کوئی بے ضابطگی اس اختیاری قانون کے زیر سایہ بے ضابطگی نہیں رہتی۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے ۷۰ فیصدی ممبروں نے نہ قانون دیکھا ہے نہ قانون سمجھتے ہیں آپ ان کو جتنے دیجیے ان کی ناراضگی یا ظاہری ترش تحسین سے ڈاکٹر شاہی انصاف کا کیا بگڑے جو آج محصول کی زیادتی پر کچھ بنا لیں گے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ان کی

غیرت کو کتنا پانی درکار ہے اور ہم بھی جانتے ہیں۔ اے حضرت ہندوستان کی خودکشی ہمیشہ بے گمی پر ختم ہو جاتی ہے۔

فسادات سے نفع حاصل کرنے والے جرائد آجکل خوب کھل کھیلتے ہیں اور نہایت خوشی سے تعصب کی آگ بھڑکانے میں مشغول ہیں۔ چنانچہ ایک لاہوری کا ہندو اخبار راوی ہے کہ لاہور میں...... تین آوارہ مسلمانوں نے دو ہندو لڑکوں سے خلاف وضع فطری کرنے پر...... تیرہ بالترتیب سزا دینی اس فعل کی بیہودگی میں کیا شبہ ہے لیکن مجرموں کے نام کے ساتھ مسلمان کی قید لگا کے مضرت نے گویا جرم کی اہمیت بڑھا دی۔ حالانکہ اس تقید سے فعل کی اہمیت بڑھی ہے نہ مفعول کی وقعت۔ مگر ان شخص کار با مسلمانی است۔

پنجاب کونسل میں پولیس کی رشوت خواری کا سوال ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی پولیس ہی رشوت کھاتی ہے باقی کچہریاں رشوت سے محفوظ ہیں۔ ابھی ہمارے یہاں کی کچہریاں دیکھ کر آنکھیں کھل جائیں۔ ایک صاحب نے محکمہ رجسٹری پر ایک پرلطف حکایت لکھی ہے جو آئندہ درج ہوگی۔

اپنی اپنی قسمت

مسٹر جان نی۔ یڈ ماہر طبیعیات بھی قسمت کے دھنی ہیں آپ کو زوادہ میں کسی چٹان کے نیچے ۵۰ لاکھ سال اس طرف کا ایک جبڑا پڑا ملا جو غالباً ورش نے غالباً مسٹر یڈ ہی کے لیے لگا رکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کا پچھلا حصہ موجود ہے باقی غائب پچاس لاکھ سال تک پڑے پڑے اس نے چہرہ پکڑ کر چھوڑ کے مجرئیت کا جوڑا قبول کر لیا ہے۔ یا یوں کہیے کہ چہرے کی ہڈی نہیں کسی معشوق کا دل ہے جو باوجود گوشت ہونے کے پتھر ہی کا رہتا ہے۔ مثل مشہور ہے [illegible] پایجامہ [illegible] اب کوئی مخالف [illegible] دیکھے گا کہ وہ کتنی کی تھی دو جوتیاں بھی نہیں۔ مسٹر یڈ اگر اپنے اس پچاس لاکھ سال کی پرانی ہوتی سے طرحن خاص کا خزانہ بدلنا چاہیں تو بدل سکتے ہیں یعنی کہ پچاس لاکھ سال اور آج کی تجارت میں ہزار اور ایک کی نسبت ہے۔

ایک زمان کو ایرپیڑ دوست کہتے ہیں کہ چرخا جن کا اب نمک کی باری ہے۔ قانون نمک کی خلاف ورزی یوں کی جائے گی کہ جس طرح پہلے لوٹے نمک بنایا کرتے تھے اسی طرح ہر گھر میں نمک بننے لگے تو سمجھیے چرخا جن کا دور گزر گیا نونیوں کا عہد آیا۔ ہے تو ظاہری مگر ممکنات کے دائرہ سے باہر نہیں۔

سنتے ہیں کہ میونسپلٹی کی مرغی زبردستی کڑک بنا کے نئے ممبروں کی نگرانی میں دی گئی ہے پہلے اگلے ممبروں نے خزانہ میں بھونی بھانگ بھی نہیں چھوڑی۔ کسی جدید ٹیکس کا نام لیتے ڈرتے ہیں۔ خدا ہی ہے جو کٹ کٹ کی آواز سامعہ خراش ہوئی تو مشکل ہوگی۔

معقول ورت یعنی جو صرف عیب [illegible] دن کی دیر ہو گئی۔ پھر اب تو ہو گئی۔

نیشتر

مشتہرہ دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت ... پیدا کرنے کی ... [illegible] ... قیمت فی ڈبیہ ... [illegible]

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت ... [illegible] ... امید کو بر لاتا ہے ... بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے - فی شیشی ...

اعظم عنبری دوا آتشہ خاص الخاص

[illegible] ... قوت مردی کو بڑھانے والا ... [illegible]

حلوہ ...

[illegible] ... قیمت فی ڈبیہ ۴۰ خوراک ...

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے - صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ ... ہے اب کوئی رعایت کی گنجائش نہیں ہے ... [illegible] ... فی اشاعت - منیجر

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible] ... المشتہر منیجر ... [illegible]

شرائط اجنبی

۱ - [illegible] ... کرنا ہوگا -
۲ - [illegible] ... کر دی جائے گی -
۳ - [illegible] ... قبول نہ کی جائے گی -
... [illegible]
اودھ پنچ لکھنؤ

... پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں باہتمام ... مالک و ایڈیٹر طبع ہو کر شائع ہوا۔